جانے تو چودھری صاحب نے جو کچھ لکھا ہے کیا وہ بعینہ اس رجحان کا ترجمان نہیں ہے جسے مولانا محمد علیؒ نے اس شعر میں ظاہر کیا ہے:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

عبرت کا مقام ہے ایک ہندو جو اپنے ذاتی مطالعہ اور غور و فکر کے بعد مورتی پوجا سے تائب ہوا ہے اس کے ذہن میں توحید کا تصور کس درجہ اعلیٰ اور نافی ماسوا ہے اور اس کے بالمقابل علم کلام کے بارے میں ہم موروثی اور خاندانی مسلمان ہیں کہ فقہی دقیقہ سنجیاں ہماری زندگی کا سہارا ہیں۔ بے شبہ قانون اپنی جگہ قانون ہے اور حق ہے۔ لیکن جذبہ کا مقام اس سے بلند ہے۔ اقبالؒ نے اس شعر میں اسی حقیقت کو بیان کیا ہے:

سجدہ تو بر آورد از دل کافران خروش
اے کہ دراز ترکنی پیش کسان نماز را

اور اگر آپ پتہ لگائیں گے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کا زوال اسی وقت سے شروع ہوا ہے جب کہ وہ جذبہ سے محروم ہو گئے۔ بہر حال یہ تاثر تھا جس کے باعث وہ عبارت قلم سے نکل گئی۔ اور بڑے دکھوں کے ساتھ۔

افسوس ہے گذشتہ ماہ کی ۲۴ کو میر عثمان علی خاں نظام حیدرآباد کا انتقال ہو گیا وہ ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے تھے اور انکے جد امجد نے جو ریاست ۱۷۱۳ء میں قائم کی تھی اس کے ساتویں فرمانروا تھے یہ ریاست تو انقلاب روزگار اور حوادث ایام کے بہت سے مرحلوں سے گذرتی ہوئی ۱۹۵۶ء میں ختم ہو گئی تھی۔ نظام داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی اک شمع کی حیثیت سے اس ریاست کی یادگار تھے۔ اب یہ یادگار بھی مٹ گئی۔ سدا رہے نام اللہ کا۔ مرحوم بحیثیت فرمانروا کے اور بحیثیت انسان کے بھی بڑی خوبیوں اور اوصاف و کمالات کے مالک تھے۔ انکے عہد میں ریاست نے ہر شعبہ میں غیر معمولی ترقی کی علی الخصوص تعلیم اور علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت اور اسلامی تہذیب و ثقافت کی سرپرستی میں انھوں نے جو عظیم الشان کارنامے عثمانیہ یونیورسٹی، دائرۃ المعارف اور دار الترجمہ کی صورت میں انجام دیئے ہیں انہوں نے بغداد کی خلافت عباسیہ کی یاد تازہ کر دی اور ہندوستان میں اسلامی ثقافت کا کوئی مؤرخ انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ان کا ابر کرم حیدرآباد سے باہر ہندوستان کے مختلف گوشوں پر بھی برستا رہا اور عرب و حجاز کی سرزمین پر بھی قطرہ افشاں ہوا انہوں نے حیدرآباد کو ایک خاص قسم کا کلچر دیا جو بڑا حسین اور دلنواز تھا اور جس کی مٹی مٹائی کچھ یادگاریں اب بھی وہاں نظر آسکتی ہیں انکی شخصیت عجیب و غریب قسم کی مجموعہ اضداد اور اسی بنا پر ایک طلسم تھی ایک طرف وہ دنیا کے سب سے بڑے دولتمند مشہور تھے اور قومی و تہذیبی معاملات میں نہایت فیاض